خلافت لائبریری ربوہ

بدھ
24- جنوری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر21 | بدھ 3 رمضان -1416ھ' 24 صلح 1375ھش' 24 -جنوری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے

انسان کو چاہئے کہ مایوس نہ ہووے۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے۔ مگر گھبرانا نہیں چاہئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گناہ گار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے مگر ہم کیونکر نیکو کار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ (صاحب ایمان) کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ (صاحب ایمان) کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہئے گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مصیبت سے انسان کی زندگی کبھی خالی نہیں رہ سکتی۔ کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی مصیبت انسان پر آ ہی جاتی ہے۔ خواہ بیماری کے رنگ میں ہو خواہ عزت و آبرو کے متعلق ہو یا مال و اسباب کی صورت میں ہو۔ لیکن (صاحب ایمان) کی مصیبت اس پر سہل ہو جاتی ہے اور اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ وہ اس مصیبت کو اپنے لئے خدا تعالیٰ سے تعلقات بڑھانے کا ایک ذریعہ یقین کرتا ہے اور فی الحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے مگر وہی مصیبت بے ایمانوں کے لئے عذاب کے رنگ میں ہو جاتی ہے۔ کبھی دوسرے کو مصیبت میں دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہئے کیونکہ وہ تو ایک عبرت کا مقام ہے۔ خود بھی اس کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 392)

سب مقاصد کو ترک کرکے اللہ تعالیٰ ہی بندوں کا مقصد بن جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں مختلف لوگوں کی مختلف خواہشات ہوتی ہیں۔ کوئی مال کے حاصل کرنے کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ پھر مال کے حاصل کرنے کے مختلف ذرائع ہوتے ہیں۔ کوئی کوئی ذریعہ استعمال کرتا ہے کوئی کوئی۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا میں زمین کو پسند کرتے ہیں ان کو دن رات اس کی دھن لگی رہتی ہے۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کو عہدوں کا خیال ہوتا ہے۔ اور وہ دن رات افسروں کی خوشامدوں میں لگے رہتے ہیں۔ کچھ لوگ اس خیال کے ہوتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا کہیں۔ کئی لوگ علم کا شوق رکھتے ہیں اور نئی بات کے دریافت کرنے کی فکر میں ہوتے ہیں۔ کوئی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو پڑھنے کا شوق ہوتا ہے ان کا یہی شغل ہوتا ہے کہ جو کتاب اٹھائی پڑھنے لگے۔ غرض مختلف مقاصد اور میدان ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ سب مقاصد کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ ہی بندوں کا مقصد بن جائے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور سب کام چھوڑ دیں۔ اور اسی کو اپنا مقصد بنالیں۔

اس کے دو ذریعہ ہیں اول یہ کہ وہ چیزیں بندوں کو چھوڑ دیں دوسرے یہ کہ بندہ ہی ان کو چھوڑ دے اور واقعہ میں یہی دو طریق ہیں کہ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ ملتا ہے۔ اگر ایک انسان میں نیکی ہوتی ہے۔ تو وہ دنیا کو خود چھوڑ دیتا ہے۔ اور اگر اس میں گند ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا چھڑا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو نبی آتے ہیں وہ بشارتیں بھی لاتے ہیں اور انذار بھی۔ بشارت ان کے لئے جو دنیا کو خود چھوڑ دیتے ہیں اور ڈراتے ان کو ہیں جو دنیا کو خود نہیں چھوڑ سکتے۔ مصائب آتے ہیں اور ان سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا کی طرف متوجہ ہو۔ لیکن جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اس لئے مصیبت نہیں ڈالتا کہ ان کو ہلاک کرے۔ لیکن جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اس لیے مصیبت نہیں ڈالتا کہ ان کو ہلاک کرے۔ بلکہ اس لئے ان پر ابتلا لاتا ہے کہ دنیا کو دکھائے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں ہو کر دنیا سے الگ ہیں۔

(از خطبہ 28- اپریل 1922ء)

یاد رکھو کہ نری لاف و گزاف اور زبانی قیل و قال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جو شخص روحانی مال و دولت اور جائیداد یہاں جمع کرے گا وہ خوشحال ہو گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد کے خالو مکرم شیخ عبدالمجید صاحب آف فیصل آباد دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب نکاح و شادی

○ مورخہ 27-12-95 کو VIP GARDEN لطیف آباد حیدر آباد سندھ میں عزیزہ محترمہ نگہت تالپور صاحبہ دختر میر نور احمد صاحب تالپور امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اور عزیز مکرم عبدالرحمان نوید صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کا نکاح بعوض دس ہزار ڈالر مکرم نصیر الدین صاحب انجم مربی سلسلہ حیدر آباد نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ مورخہ 28-12-95 کو سروسز کلب کراچی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں امیر جماعت احمدیہ کراچی محترم چوہدری احمد مختار صاحب اور احباب نے شرکت کی۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

○ مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ربوہ کے دکانداروں سے گفت و شنید کے نتیجہ میں دکاندار حضرات نے ماہ رواں میں اشیاء کی قیمتوں میں کمی کر دی ہے۔ غالباً نئے چارٹ دکانوں پر لگوا دئے گئے ہیں۔ احباب نئی قیمتوں پر اشیاء خریدیں۔

(ادارہ)

گناہوں سے بچنا تو ادنیٰ سی بات ہے اس لئے انسان کو چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نیکی کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے۔ جب وہ گناہوں سے بچے گا اور خدا کی عبادت کرے گا تو اس کا دل برکت سے بھر جائے گا اور یہی انسانی زندگی کا مقصد ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

24- صلح 1375 ھش   24 - جنوری 1996ء

عبادت کی روح

سال بھر کے مقابلے میں زیادہ عبادات کے دن آپہنچے ہیں۔ ذاتی طور پر بھی اور دیکھا دیکھی بھی ان دنوں میں عبادت کو زیادہ جی چاہتا ہے۔ گھروں میں بھی اور بیوت میں بھی لوگ عبادت میں زیادہ منہمک ہوتے ہیں۔ بعض جگہوں پر تو بیوت میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے لوگ باہر سڑکوں پر کھڑے ہو کر بھی بیوت میں عبادت کرنے والوں کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ گویا کہ ہر طرف عبادت ہی عبادت نظر آتی ہے۔ یہ وہ عبادت ہے جسے عام طور پر رسمی عبادت بھی کہا جا سکتا ہے۔ یا کہا جا سکتا ہے کہ دین نے ہمارے لئے مقرر کی ہے۔ لیکن جب صرف اسی کو عبادت سمجھا جائے تو یہ زندگی کا ایک بہت چھوٹا سا حصہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ساری زندگی ہی عبادت بن سکتی ہے۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ کھانا پینا۔ لوگوں سے معاملات کرنا۔ یہ سب باتیں عبادت کے زمرے میں شامل ہو سکتی ہیں۔ اور ایسا کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان جو کچھ بھی کرے خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ہر بات میں اور ہر فعل میں اس بات کا لحاظ رکھے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے کہا ہے اس کی پیروی ہو اور اس کے خلاف دل میں خیال تک نہ آئے۔

بہت سی باتیں بلکہ اکثر باتیں ایسی ہیں کہ ہم صرف اور صرف دنیا کے لئے بھی کر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو دنیا کے لئے کرتے ہوئے ان کا خدا کے ساتھ بھی واسطہ جوڑا جا سکتا ہے۔ اگر ہم اپنے ہر فعل کو تقویٰ کے ماتحت رکھیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم نے ہر فعل کو خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق کیا ہے۔ جو وہ ہم سے چاہتا ہے وہ ہم کرتے ہیں اور جسے چھوڑ دینے کی تلقین کرتا ہے اس کے ہم قریب تک نہیں جاتے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ عبادات کے ان دونوں میں جھوٹ بولنے سے اور کسی کے ساتھ فریب کرنے سے عبادت کالعدم ہو جاتی ہے۔ آپ چاہے کتنی ہی ظاہری عبادت کریں۔ اگر آپ ان دنوں میں جھوٹ کو ترک نہیں کرتے اور فریب بھی آپ کی زندگی کا حصہ رہتا ہے تو یقیناً آپ کی کوئی عبادت عبادت کہلانے کے لائق نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اپنے آپ سے 'اپنے بھائیوں سے اور تمام افراد سے ایسا سلوک کرنا چاہئے کہ اس سے خدا تعالیٰ خوش ہو۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو نہ صرف ہماری اپنی زندگیاں بلکہ معاشرے میں سب لوگوں کی زندگیاں پر سکون ہو سکیں اور خدا تعالیٰ کو پسندیدہ بھی۔ نیکی صرف اس بات کا نام نہیں کہ رسمی عبادت کر لی جائے۔ ہر وہ بات جو اچھی ہے اور مفید ہے اور خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے وہ نیکی ہے۔ دراصل نیکی ہے ہی اس بات کا نام کہ ہم اپنے فعل کو خدا تعالیٰ کی خاطر کریں۔ کھائیں' پئیں' چلیں' پھریں۔ لوگوں سے ملیں۔ غرضیکہ جو کام بھی ہو وہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو۔ جب ہم خدا تعالیٰ کی خاطر کچھ کریں تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ عبادت کے زمرے میں شامل ہو گا اور عبادت ہی کا درجہ رکھے گا پس ان دنوں میں جنہیں ہم سال بھر سے زیادہ عبادت والے دن سمجھتے ہیں اور عبادات میں مشغول رہنے کی کوشش کرتے ہیں ہمیں یہ بات نہ بھولنی چاہئے کہ اپنے کردار کے ذریعے ہمیں عبادت کا اظہار کرنا چاہئے۔ ہماری ہر بات خدا کے لئے بن جائے۔ ہم کسی سے محبت کریں تو خدا کے لئے اور کسی سے ہمیں نفرت ہو تو خدا کے لئے اور خدا کرے ہمارے دلوں میں ایسی تبدیلی آجائے کہ ہماری ہر بات اور ہمارا ہر فعل خدا تعالیٰ کے لئے ہو۔ یہی ایک بات ایسی ہے جو ہماری رسمی عبادتوں کو بھی صحیح عبادت بنا سکتی ہے ورنہ اگر ہمارا کردار اچھا نہ ہو اگر ہمارا دوسرے لوگوں سے معاملہ اچھا نہ ہو اگر ہم جھوٹ بھی بولیں اور فریب بھی کریں تو چاہے کتنی ہی عبادت کیوں نہ کریں وہ عبادت متصور نہیں ہوگی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم بدی سے گریز بھی نہ کریں اور اپنی عبادت کو عبادت بھی سمجھیں اور سمجھیں کہ یہی نیکی ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ نیکی ہرگز کافی نہیں ہو سکتی۔ ان ایام میں جبکہ ہم نے اپنی توجہ کو زیادہ سے زیادہ عبادات کی طرف رکھنا ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے کردار کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اور اپنی باتوں کو اور اپنے افعال کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنائیں۔

اے خدا تو ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا کر۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ بیوہ ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر آف احمد نگر عرصہ تین سال سے نروس سسٹم میں خرابی کے باعث سخت علیل ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب آف ڈاہرانوالی ضلع حافظ آباد عرصہ چار سال سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

○ مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ کھرپا ضلع سیالکوٹ کے نواسے سمیر احمد ابن رانا محمد ارشد آف رائے پور حال چونڈہ نے جو خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں شاکر پبلک مڈل سکول میں زیر تعلیم ہے اس سال مڈل کے امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کر کے سکول کا گولڈ میڈل اور سلور میڈل دونوں ایک ساتھ حاصل کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم مرزا سلمان احمد صاحب ابن مکرم مرزا مبشر احمد صاحب بوبی شوز ماڈل ٹاؤن لاہور نے ایچی سن کالج کی کلاس دوم میں فرسٹ اپوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے بہت مبارک فرمائے۔ اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

مطالبات تحریک جدید

○ ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

تیسرے جماعت میں ایک فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجے میں (دعوت الی اللہ) کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

چوتھے جماعت کو (دعوت الی اللہ) کے کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلانا۔ (کتاب مطالبات ص ۳)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 24-جنوری 1996ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30 درس کلام الٰہی
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-00 خبریں
6-20 تلاوت
6-30 ملاقات

جمعرات 25-جنوری 1996ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30 درس کلام الٰہی
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-00 خبریں
6-20 تلاوت
6-30 ملاقات

وقف جدید کے سالِ نو کا اعلان

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 5- جنوری 96ء کو احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے نہایت ہی ایمان افروز عالمی خطاب کے ذریعہ وقف جدید کے نئے سال 41 ویں نئے سال کا اعلان فرمادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ وقف جدید کا نیا سال ہر لحاظ سے پاکستان اور تمام دنیا کے 150 ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے یہ نیا سال 1996ء بہت ہی مبارک وبابرکت فرمائے اور خدا کرے کہ سال گذشتہ 1995ء کی نمایاں کامیابیاں نئے سال کے دوران پہلے سے بھی بڑھ کر نئی دینی اور روحانی کامرانیوں کا پیش خیمہ بنیں۔

اس موقع پر جماعت ہائے پاکستان اور مجالس انصار اللہ پاکستان کی خدمت میں گذارش ہے کہ خوشی ومسرت کے اس مرحلہ پر نئے سال کے لئے اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو' خدا تعالیٰ کی عطا فرمودہ توفیق کے مطابق بلند کرتے ہوئے جلد از جلد وقف جدید کے وعدے پیش کریں اور زعماء کرام زیادہ سے زیادہ جنوری 96ء کے آخر تک اپنے مجموعی وعدہ جات کی تفصیل سے مرکز کو آگاہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سب انصار بھائیوں کو اپنے مقام ومرتبہ کے مطابق مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں-

آج کا یہ خطبہ میں بیت الاول گوئٹے مالا سے دے رہا ہوں- جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ایک لمبے عرصہ سے (-) دعاؤں کے مضمون پر خطبات کا سلسلہ جاری ہے- صرف گزشتہ خطبہ میں اس میں استثناء کرنا پڑا- کیونکہ یہ خطبہ ٹرینیڈاڈ (Trinidad) میں آیا اور ٹرینیڈاڈ کی جماعت میں کوئی بھی اردو نہیں جانتا- اس لئے جماعت کی خواہش یہ تھی کہ چونکہ تاریخ میں پہلی دفعہ ہمیں موقعہ ملا ہے کہ ہم آپ سے براہ راست بات سن سکیں اس لئے ہماری خاطر اس دفعہ استثناء کر دیں اور ہمیں مخاطب کرتے ہوئے ہمارے مسائل کو پیش نظر رکھ کر خطبہ دیں- چنانچہ ان کی اس خواہش کے احترام میں میں نے ایسا ہی کیا- پس اس سلسلہ مضمون کا یہ خطبہ اسی طرح جاری ہے جس طرح پہلے تھا اور بیچ کا جو خطبہ تھا وہ وقفہ شمار ہونا چاہئے-

یہ دعا جو میں اب پڑھ کر سنانے لگا ہوں (-) اس میں ملکہ سبا جس کا نام بلقیس بیان کیا جاتا ہے اس نے یہ دعا کی کہ (-)

کہ اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آج سلیمانؑ کے ساتھ اس کے رب پر ایمان لاتی ہوں- اس سے پہلے جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمانؑ کے پاس حاضر ہوئی تھی تو اس نے یہ کہا تھا کہ ہمنے تو جب پیغام سنا تھا اسی وقت ہی مسلمان ہو گئے تھے- تعجب یہ ہے کہ پھر دوبارہ اسلام لانے کا کیا مطلب ہے- اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ سمجھتے تھے کہ ایک منہ کی بات ہے- حقیقت میں ان کو ابھی اسلام کا علم نہیں- اسلام لانے اور اسلام میں ترقی کرنے میں ایک فرق ہے- پس حضرت سلیمانؑ نے اس کا ایک امتحان لیا اور امتحان ہی نہیں بلکہ اس امتحان کے ذریعہ ایک پیغام دیا- آپ نے اسے ایک ایسے کمرے میں ملاقات کا وقت دیا جس کا فرش شیشے سے جڑا ہوا تھا اور دیکھنے والے کو دھوکہ لگتا تھا کہ یہ پانی ہے شیشہ نہیں ہے- چنانچہ ملکہ جب اس میں داخل ہوئی تو اس نے اپنے کپڑے بے اختیار اسی طرح سمیٹ لئے جس طرح پانی میں داخل ہوتے وقت ہر انسان طبعاً اپنے کپڑے سمیٹتا ہے- اس پر جب اس کو احساس ہوا کہ کیا غلطی ہوئی ہے تو پھر وہ سمجھی کہ دراصل مجھے یہ پیغام ہے کہ یہ جو ظاہری چمک ہے یہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی- اس کے پیچھے ایک اور پیغام ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے- پس صنعت کی چمک دمک سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے- جب یہ پیغام اس کو ملا تو درحقیقت وہ توحید کی دوبارہ قائل ہوئی ہے اور دل کی گہرائی سے قائل ہوئی ہے- چنانچہ اس واقعہ کے معاً بعد اس نے یہ اظہار کیا ہے- اس سے پہلے (-) یہ ہے کہ (-) جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ سمجھی کہ ایک چمکتا ہوں شفاف پانی ہے- اس نے اپنے لباس کو اٹھایا یہاں تک کہ اس کی پنڈلیاں ننگی ہو گئیں- (-)

اس پر حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ تو جڑاؤ شیشہ ہے- اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے- (-) شیشے کے جڑاؤ ٹکڑوں سے بنا ہوا ہے تب اس نے دعا کی- (-) اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا- یہاں ظلم کے معنی دو طرح ہیں- ایک تو ظلم اور شرک کو (-) ہم معنی قرار دیا ہے اور چونکہ وہ مشرک قوم سے تعلق رکھتی تھی اور حقیقت میں اب اس کو توحید کا سچا علم ہوا تھا اس لئے (-) معنی یہ ہیں کہ اس سے پہلے میں ایک مشرکانہ زندگی بسر کرتی تھی- میں اس سے توبہ کرتی ہوں- دوسرے ظاہرداری کی باتوں میں یا محض دوسرے کو خوش کرنے کے لئے یہ کہنا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں یہ بھی ایک ظلم ہوا کرتا ہے- تو سمجھ گئی کہ حضرت سلیمانؑ کو اب میری حقیقت کا علم ہو چکا ہے- آپ جانتے ہیں کہ ابھی میں نے تسلیم و رضا کی راہیں طے کرنی ہیں اس لئے اس سے پہلے جو میں نے حضرت سلیمانؑ پر یہ اثر ڈالا تھا کہ گویا میں تو پیغام سنتے ہی مسلمان ہو گئی تھی یہ مجھ سے غلطی ہوئی اور میں اس سے توبہ کرتی ہوں- (-) اور اس دفعہ اس نے بہت ہی عمدہ الفاظ میں اپنے ایمان کو بہت اعلیٰ رنگ میں پیش کیا ہے کہ اب جو میرا ایمان ہے وہ وہی ہے جو سلیمانؑ کا ہے اور جیسا کہ سلیمانؑ کے ایمان میں کوئی رخنہ نہیں ہے کوئی گدلاپن نہیں ہے' اسی طرح اب اے میرے خدا تو میرے ایمان کو بھی قبول فرما لے- (-) جو تمام جہانوں کا رب ہے- پس یہ دعا بھی انسان کو بعض مواقع پر کام دیتی ہے- کئی قسم کے ظلم انسان کرتا ہے- اگرچہ آجکل ویسا شرک تو نہیں جیسے پرانے زمانوں میں پایا جاتا تھا یا اب بھی بعض جگہوں میں پایا جاتا ہے لیکن بسا اوقات انسان اپنے نفس کو معبود بنا لیتا ہے- اپنی خواہشوں کو معبود بنا لیتا ہے جیسا کہ (کلام الٰہی) نے فرمایا تو ہر ایسے موقعہ پر جبکہ سہواً بھی غلطی ہو انسان کو ایسی دعا کرنی چاہئے جس کا تعلق شرک سے سچی توبہ اور حقیقت اسلام کو پا لینے سے ہے-

ایک دعا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے (-) وہ عرض کرتے ہیں- (-) اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے- یہاں ظلم کا معنی وہ نہیں ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے- یہاں ظلم سے مراد ایک ایسا واقعہ ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام معصومانہ ملوث ہو گئے تھے- پس جب ایک عام انسان ظلم کا لفظ استعمال کرتا ہے تو اس کے معانی زیادہ گہرے ہوتے ہیں- بعض دفعہ واقعی اس سے بڑا ظلم سرزد ہوا ہوتا ہے لیکن اگر ایک نبی یا ولی خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے یہ کہتا ہے کہ میں نے ظلم کیا تو اس کو ان معنوں میں نہیں لینا چاہئے- مثلاً ملکہ سبا کا ظلم ابھی گزرا ہے- وہ واقعی ایک مشرکہ تھی- اس نے شرک سے توبہ کی تھی- اس سے جو پہلا فعل سرزد ہوا تھا وہ بھی اس کے نزدیک ایک ظلم تھا اور واقعی ظلم تھا لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جس ظلم سے توبہ کر رہے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے ایک ہم قوم کو ایک ظالم قوم کے ہاتھوں مار کھاتے ہوئے دیکھا تو اس کی مدد کے لئے آگے بڑھے- آپ یہ سمجھتے تھے کہ یہ شخص مظلوم ہے اور طاقتور قوم کا فرد اس پر ظلم کر رہا ہے- کیونکہ آپ بہت طاقتور تھے- آپ نے جب اس کو مکا مارا تو ایسی جگہ لگ گیا مثلاً بعض دفعہ کنپٹی پر لگ جاتا ہے یا کسی اور نازک جگہ پر کہ اس سے انسان کی جان بھی نکل جاتی ہے تو (-) حضرت موسیٰؑ نے جب مکا مارا تو اس کا وقت آگیا تھا- اس نے دم توڑ دیا اور اس وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ڈرتے رہے اور توبہ کرتے رہے- چنانچہ آپ نے عرض کیا (-) اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا- پس مجھے بخش دے- اللہ تعالیٰ نے یقیناً اس کو بخش دیا اور وہ بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے- اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے ایک عرض کی- (-) اے میرے رب! تو نے چونکہ مجھ پر انعام فرمایا ہے- بخشش کا سلوک فرمایا ہے- پس مجھ پر شکر واجب ہے اور میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ آج کے بعد کبھی مجرموں کی مدد نہیں کروں گا-

اس میں ہر دعا کرنے والے کے لئے ایک پیغام ہے- ہم جب دعا کرتے ہیں تو بسا اوقات یہ سوچتے ہیں کہ فلاں کی دعا قبول ہو گئی ہماری نہیں ہوئی- حالانکہ دعا کی قبولیت میں بھی ایک بہت ہی لطیف نظام عدل جاری ہے- وہ لوگ جو قبولیت دعا کے بعد اس کا شکر ادا کرنا جانتے ہیں- دعا کی قبولیت کے بعد ان پر جو تقاضے عائد ہوتے ہیں ان کا حق ادا کرنا جانتے ہیں' ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ زیادہ سنتا ہے- لیکن ضروری نہیں کہ صرف انہی کی دعائیں سنی جائیں- بعض دفعہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک شخص جس گناہ میں ملوث ہے پھر ہو گا' پھر ہو گا اور پھر ہو گا- پھر بھی بخشا چلا جاتا ہے- یہ تو اس کی مغفرت کے ساتھ تعلق رکھنے والی بات ہے لیکن اگر آپ دعا کی قبولیت کا راز سمجھنا چاہیں- یعنی وہ معاملہ جو خدا اور انبیاء کے درمیان ہوتا ہے تو وہاں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ خاص رحمت کا سلوک اس لئے فرماتا ہے- ان کی دعائیں بہت زیادہ قبول کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ناشکرے نہیں ہیں- میری طرف سے ہر احسان کے بعد یہ پہلے کی نسبت احسان کا بہت زیادہ بخشش مانگنے کے ذریعے بدلہ اتارنے کی کوشش کریں گے- اللہ تعالیٰ کے احسان کے مقابل پر تو احسان نہیں ہو سکتا لیکن اس کے سامنے زیادہ جھک کر اور اس کے احسانات میں ڈوب کر اور بار بار اس کی حمد کے گیت گا کر ایک رنگ میں انسان احسان کا اعتراف کرتا ہے- پس ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا مغفرت کا زیادہ سلوک ہوتا ہے- اور ان کی دعائیں بھی عام لوگوں کی نسبت زیادہ مقبول ہوتی ہیں- پس مغفرت پر بھی سہارا ہو سکتا ہے لیکن بسا اوقات محض مغفرت پر سہارا نہیں لیا جا سکتا اور عادت کو ایسا درست کرنا ضروری ہے کہ جس کے نتیجہ میں دعائیں قبول ہوں اور اسی مضمون کو (کلام الٰہی) نے ہمارے انسانی تعلقات کے سلسلہ میں ایک اور رنگ میں بیان فرمایا- فرمایا- جب کوئی تمہارا گناہ کرتا ہے- جب کوئی تم پر زیادتی کرتا ہے تو تمہارا حق ہے کہ تم بدلہ لو جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ ہمیں گناہوں کی سزا دے لیکن (-) جو مغفرت کرے بشرطیکہ اس کی مغفرت اصلاح کا موجب بنے- جرم کی حوصلہ افزائی کا موجب نہ بنے اس کا اجر خدا کے ہاں ہے-

اللہ تعالیٰ نے اس مضمون میں قبولیت دعا کا بہت گہرا راز بھی بیان فرما دیا- جب خدا نے ہمیں یہ نصیحت فرمائی کہ تمہیں کھلی بخشش کی اجازت نہیں ہے- اگر تمہاری بخشش کے نتیجہ میں گناہ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے تو نہیں بخشنا- لیکن اگر اصلاح پیدا ہوتی ہے اور انسان اس بخشش کے شکر کے نتیجہ میں اپنی حالت تبدیل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ایسے شخص کی بخشش باعث اجر ہے اور یقیناً خدا کے پاس اس کا اجر محفوظ ہے- پس وہی بات ہے جو یہاں کی جا رہی ہے- انسان کے تعلق میں بھی وہی اصول بیان ہوا ہے- (کلام الٰہی) کی آیات میں بہت گہرے رشتے ہیں- ایک منضبط نظام ہے- اندر اندر تعلقات قائم ہیں اور کوئی بھی ایسی آیت نہیں جو دوسری آیات کے ساتھ گہرے تعلقات نہ رکھتی ہو- پس اس ضمن میں مغفرت کا مفہوم اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے جس کے نتیجہ میں جب بھی بخشش کی دعا کی جائے تو دل میں یہ نیت ہونی چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ بخشش کا سلوک فرمائے گا تو اس کے بعد میں بھی انبیاء کی سنت پر چلتے ہوئے اس کے شکریہ کا اظہار اس رنگ میں کروں گا جس رنگ میں پاک لوگوں کی سنت چلی آئی ہے- اب یہ سوال ہے کہ پھر خدا بار بار ایسے لوگوں کو کیوں بخشتا ہے جو بار بار جرم کرتے ہیں- باوجود اس کے کہ ہمیں منع کرتا ہے کہ جرم کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی- اگر

باقی صفحہ 5 پر

ایک اچھی بات

لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جانی چاہئیں نہ کہ مشکلات-

یادرفتگان .... جاوید احمد جاوید - مربی سلسلہ

سید محمد اسماعیل احسن صدیقی

جماعت احمدیہ گوجرہ کی ایک بزرگ شخصیت جناب سید محمد اسماعیل احسن صدیقی 22- دسمبر بروز جمعہ رات ساڑھے دس بجے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ (ہم سب اللہ کے لئے ہیں۔) آپ ایک لمبے عرصہ سے مثانہ کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ اور کمزوری کے باعث بعض دیگر عوارض میں بھی مبتلا ہوتے رہے۔ بڑے صبر سے اپنی بیماری گزاری۔ اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ آیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ شکر گزاری کے جذبات پیش کرتے۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ ان میں سے ایک بیٹی اور بیٹے کی شادی کی۔ اور دونوں اپنے گھروں میں خوش و خرم ہیں۔ اور صاحب اولاد ہیں۔ ساری اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے اور نیک اور خادم دین ہے۔

ان کی اہلیہ محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ گوجرہ کے فرائض باحسن انجام دیتی رہیں۔ ان کے بیٹوں کو بھی خدام الاحمدیہ اور جماعت میں مختلف خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔

آپ جماعت میں اپنی شاعری کے حوالے سے معروف تھے۔ آپ کی ایک مشہور نظم جماعت میں زبان زدعام رہی ہے۔

عرفان کی بارش ہوتی ہے دن رات ہمارے ربوہ میں
اک مردِ مجاہد رہتا ہے۔ دریا کے کنارے ربوہ میں

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کی یاد میں بھی ایک نظم آپ نے تحریر فرمائی جو اکثر احمدیہ ٹیلی ویژن پر بچیوں کی زبان سے سنائی جاتی ہے۔

آپ اپنا کلام اکثر حضرت صاحب کی خدمت میں بھجواتے رہتے تھے۔ اور حضرت صاحب اس کی اصلاح فرما کر واپس بھجوایا کرتے تھے۔

آپ 1918ء میں گوجرہ میں پیدا ہوئے۔ 36ء کے قریب سلسلہ میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ اور نہایت اخلاص اور محبت سے اپنے اس تعلق کو نبھایا۔ اور یہ محبت اور اخلاص اپنی اولاد میں بھی منتقل کر دیا۔

آپ کی وفات سے جہاں ان کی اولاد باپ کی شفقت سے محروم ہو گئی ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ گوجرہ بھی ایک گوہر نایاب کھو بیٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی اولاد اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیاں زندہ رکھنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

مولانا غلام باری صاحب سیف 'پروفیسر جامعۃ المبشرین' نے 18- جنوری 1955ء کے الفضل میں جامعۃ المبشرین 'ربوہ' کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد شائع کروائی۔ اس رپورٹ میں آپ نے کہا کہ مورخہ 27-28 دسمبر کی درمیانی شب کو جلسہ سالانہ کی سٹیج پر زیر صدارت جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ 'امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب' منعقد ہوا۔ جس کا آغاز امری عبیدی افریقن متعلم جامعۃ المبشرین کی تلاوت کلام الٰہی سے ہوا۔ تلاوت کے بعد محمد اکبر صاحب افضل متعلم جامعۃ المبشرین نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب مولوی فاضل نے "نظام امامت کی خصوصیات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر کی ابتداء میں اس بات پر زور دیا کہ باوجود دنیوی نظاموں کے ایک ایسے نظام کی ضرورت باقی ہے جو خالص روحانی ہو۔ جس کے اندر ان نظاموں کی خوبیاں تو موجود ہوں مگر ان کے نقائص سے مبرا ہو۔ اور ایسا نظام نظام امامت ہے۔ آپ نے نظام امامت کی آٹھ موٹی موٹی خصوصیات کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد مکرم احمد صادق صاحب بنگالی مولوی فاضل نے مساوات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

تیسری تقریر مکرم محمود احمد صاحب مختار مولوی فاضل نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارنامے"

آپ کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری' پرنسپل جامعۃ المبشرین نے جامعۃ المبشرین کا مختصر سا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ اس ادارہ میں بی اے اور مولوی فاضل پاس طلباء داخلہ لیتے ہیں۔ اول الذکر 4 سال اور موخر الذکر 2 سال کے اندر اس ادارہ سے تعلیم پا کر بیرونِ پاکستان یا اندرون پاکستان دعوت الی اللہ کے لئے متعین کئے جاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ربوہ امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اولوالعزم ہونے کا زندہ نشان ہے آپ نے احباب جماعت سے اپیل کی احباب، ان نوجوانوں کو جن سے قوم کی آئندہ ترقی وابستہ ہے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں پر زور الفاظ میں نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ زندگی وقف کر کے امام وقت کے ارشاد کے مطابق خدمت دین کے لئے آگے بڑھیں اور خدا کی بادشاہی دوبارہ قائم کرنے میں ممد و معاون ہوں اس کے بعد اس جلسے کا ایک لمبی دعا کے ساتھ اختتام ہوا۔

الفضل 19 مارچ 1955ء میں محترم محمد افضل صاحب قریشی' قائم مقام امیر احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ' (اب غانا) کی طرف سے یہ خبر شائع ہوئی۔

یکم جنوری 1955ء سے پہلا احمدیہ اخبار "سن رائز" شائع ہو گیا۔ آپ لکھتے ہیں اوائل 1954ء میں جب خاکسار نے مکرم مولانا مبشر صاحب امیر گولڈ کوسٹ کے پاکستان رخصت پر جانے کے بعد چارج لیا تھا تو سب سے پہلے سرکلر لیٹر جاری کیا۔ جو اس اخبار کا پیش خیمہ تھا رفتہ رفتہ حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گولڈ کوسٹ میں "سن رائز" کے اجراء کے لئے درخواست دے دی۔ دسمبر 1954ء میں گورنمنٹ نے اخبار شائع کرنے کی اجازت دی۔ یکم جنوری 1955ء کو سن رائز کا پہلا پرچہ شائع کیا گیا۔ ان مغربی ممالک میں اخبار کا جاری کرنا بالخصوص سرمایہ کے بغیر تو بہت ہی مشکل امر ہے لیکن جماعت احمدیہ جو کام بھی کرنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ اسے آسان فرما دیتا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی تائید سے حاصل ہوتا ہے جو مربیوں کی ہمت اور جرأت بڑھاتی ہے۔

مکرم و محترم سعود احمد خان صاحب بی۔ اے۔ آنرز بی ٹی وائس پرنسپل احمدیہ کالج کماسی فی الحال اس اخبار کے ایڈیٹر ہیں اور کالج کی مصروفیات کے باوجود ایڈیٹری کے فرائض تن دہی سے ادا کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور سب مربی ان کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں سردست "سن رائز" ماہانہ پرچہ ہے لیکن احمدیہ پریس کے قیام کے بعد جلد پندرہ روز اور بعد میں ہفتہ وار چھپے گا۔ "سن رائز" انگریزی پرچہ ہے اور صرف ایک پنس فی پرچہ قیمت ہے۔ احمدیہ پریس گولڈ کوسٹ کے لئے جملہ انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ پریس کی مشین پہلے سے موجود ہے۔ گزشتہ سال کافی تعداد میں پریس ٹائپس اور دیگر سامان انگلینڈ سے منگوایا گیا۔ عرصہ تین سال سے ایک احمدی نوجوان احمدیہ مشن کے سکالر شپ پر پریس کے کام کی ٹریننگ لے رہا ہے۔ اب اللہ نے چاہا تو عنقریب ہی مناسب بلڈنگ کا انتظام ہو جانے پر احمدیہ پریس جاری کر دیا جائے گا۔ جس سے دینی لٹریچر شائع کرنے میں مدد ملے گی۔

آپ کا خط ملا

مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایم اے ابلاغیات کراچی سے لکھتے ہیں۔

خیریت کا طالب بخیریت ہے۔ روزنامہ الفضل ربوہ کا سالانہ نمبر 1995ء کی کامیاب اشاعت پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ آپ کو امسال ایک علمی' روحانی اور اخلاقی مضامین سے بھرپور سالانہ نمبر شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔

سالانہ نمبر کو دیکھتے ہی سب سے پہلے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خوبصورت تصویر پر نگاہیں ٹھہر جاتی ہیں اور جی چاہتا ہے کہ اس تصویر کو دیکھتے رہیں اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے امام ہم سے مخاطب ہیں اور پھر تصویر کے ذریعہ حضرت صاحب نے قارئین الفضل کو محبت بھری دعائیں بھی دی ہیں۔

اس دفعہ سالانہ نمبر بھی ہمیں جلسہ سالانہ کے ایام کی یاد دلا گیا ہے۔ جلسہ سالانہ کے حوالہ سے بھی اس میں مواد موجود ہے۔ حضرت بانی سلسلہ اور آئمہ جماعت کے روح پرور اقتباسات اور شیریں کلمات جہاں نمبر کی زینت ہیں وہاں روحانی سکینت پہنچانے والے اور علمی پیاس بجھانے والے اعلیٰ پائے کے مضامین بھی اس میں شامل کئے گئے ہیں۔

سالانہ نمبر کے سبھی مضامین اعلیٰ پائے کے ہیں ان کا تنوع ان کی خاص بات ہے۔ کسی ایک مضمون پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ کسی کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مضامین کے ساتھ ساتھ ممتاز احمدی شعرا کا منظوم کلام بھی شامل کیا گیا ہے۔

اشتہارات جو کہ صحافت کا ایک موضوع ہیں اور اب ایک علم کی صورت میں صحافت میں بھی پڑھایا جاتا ہے ان کا روزنامہ یا مجلاتی صحافت میں شامل ہونا ضرورت بن چکا ہے۔ سالانہ نمبر میں کثیر اشتہارات کی بدولت مختلف علاقوں اور شہروں سے تعلق رکھنے والے احمدی تاجر حضرات سے بھی قارئین کا تعارف ہو گیا ہے۔

آخر میں ایک بار پھر آپ کو اور آپ کے عملے کو اس خوبصورت اور اعلیٰ پائے کے سالانہ نمبر نکالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے۔ اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف ... روس میں انقلابات ... محمد اعظم اکسیر

آرہا ہے نیا نظام چلو!

چودھویں صدی ہجری یا بیسویں صدی عیسوی کا دور تاریخ عالم میں ہمیشہ غیر معمولی انقلابات کا دور شمار ہوتا رہے گا۔ انقلابات کی اس بیسویں صدی کے آغاز میں روئے زمین پر وقت کے سب عظیم اور طاقتور ملک روس میں زار کی حکومت تھی دو کروڑ چوالیس لاکھ دو ہزار مربع کلومیٹر کے رقبہ پر مشتمل حکومت کا سربراہ زار (یعنی انتہائی طاقتور یا ناقابل تسخیر) کا لقب رکھنے والا بادشاہ مذہب کے لحاظ سے عیسائی تھا۔

انقلابات کی تاریخ میں سب سے زیادہ حیرت انگیز انقلاب اسی سرزمین پر ظاہر ہوئے۔ 1905ء میں فضائے بسیط نے بظاہر ایک انہونی للکار سنی۔ (-) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

اس روحانی آواز کے چند سال بعد ظاہر ہونے والا انقلاب کیمونزم کا انقلاب دراصل مذہب کے خلاف ایک زبردست اعلان کفرو الحاد تھا جس کے اثرات دیگر متعدد ملکوں میں بھی پھیلتے چلے گئے۔ صدی کے آخری حصہ میں یہ زمین ایک اور تحیر خیز انقلاب کی لپیٹ میں آئی جو حقیقت میں از سرنو مذہب کی زندگی یا نشاۃ ثانیہ کی نوید ہے۔

"روس میں انقلابات" ایک بروقت تیار ہونے والی ایسی کتاب ہے جس میں ان تبدیلیوں اور انقلابات کے پس منظر و پیش منظر کو نمایاں کیا گیا ہے۔ کتاب دراصل عصر حاضر کی ضرورتوں کا ادراک ہے۔ آج ہر طرف کسی نئے عالمی نظام کی طلب عروج پر ہے۔ یاجوج ماجوج کے نام سے فتنہ دجالیت کا ذکر قدیم نوشتوں کے حوالہ سے اس کتاب کا اہم موضوع ہے۔ مختلف ادوار کے مفکرین کی سوچیں اس کیفیت سے آشنا ہیں۔ آخر ایک انہونی بات جو صرف خدائی نوشتوں کے اعتبار سے ہونی تھی، ہو کر رہی ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

دنیا کے مختلف خطوں میں کامیابی کے ساتھ دینی خدمات سرانجام دینے والے خادم سلسلہ اور مبشر محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے کمال مہارت سے موضوع کا حق ادا کرتے ہوئے گنجینہ معلومات مہیا کر دیا ہے جو اپنے دامن میں روس اور زار روس کی اہمیت اندرون روس کا تفصیلی تعارف' اس میں برپا ہونے والے انقلابات کا مربوط سفر خصوصاً کیمونزم کا عروج و زوال اور (دین حق) سے موازنہ نیز ایشیا کی تاریخ' دین حق کا نچوڑ ضمناً دیوار برلن کا انہدام' ساتھ ساتھ الٰہی نوشتوں کی عبارات سے تزئین و توقیر کے علاوہ کھلے حقائق کی مجموعی گواہی لئے ہے یعنی روس میں (دین حق) کا مستقبل نہایت روشن ہے جس کا تقاضا ہمارے محبوب آقا کے الفاظ میں آخری صفحات کی زینت ہے دراصل یہی تقاضائے وقت ہے کہ جس کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے مولانا موصوف نے سعی فرمائی ہے تا مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے علوم و فنون کے ماہرین وقف عارضی کے ذریعہ آنے والے دینی و روحانی پائیدار انقلاب میں حصہ دار ہو کر خدائے قادر و کریم کی رضا حاصل کریں ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

بقیہ صفحہ 3

بخشش کے نتیجہ میں جرم سرزد ہو تو پھر نہیں بخشا۔ میں نے اس مضمون پر گہرائی سے غور کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں اس مسئلے کو صحیح حل کر سکا ہوں۔ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے خدا تعالیٰ کی مغفرت ایسے گنہگاروں سے بار بار ہوتی ہے جن کے دل میں شرم یقیناً پیدا ہوتی ہے۔ بخشش کے نتیجہ میں جرم کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔ واقعی تائب ہوتے ہیں۔ بہت شرمندہ ہوتے ہیں۔ علیحدگی میں خدا کے حضور روتے ہیں۔ گریہ وزاری کرتے ہیں۔ اے خدا ہمیں بخشش دے ہم سے غلطی ہوئی۔ بہت گنہگار ہیں کمزور ہیں۔ اور پھر اس کے بعد کمزوری غالب آجاتی ہے۔ ایسے لوگوں کا معاملہ ہرگز وہ نہیں ہے جن کے ساتھ آپ حسن سلوک کریں اور وہ گناہوں پر شیر ہوتے چلے جائیں۔ ہر گھر میں ایسے بچے دیکھے گئے ہیں۔ بعض مائیں ان کو بگاڑ دیتی ہیں اور وہ اتنے بدتمیز ہو جاتے ہیں کہ آنے والے مہمانوں کا بھی ناک میں دم کر دیتے ہیں۔ ان گھروں میں جانا ایک مصیبت بن جاتی ہے۔ کیونکہ وہ ہر جرم کے بعد اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ کوئی بات نہیں۔ کوئی حرج نہیں۔ ٹھیک ہے سب کچھ۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو (کلام الٰہی) بیان فرما رہا ہے کہ اگر مغفرت کرنی ہے تو ایسے شریف النفس لوگوں کی مغفرت کرو جن کے اوپر نیک اثر پڑے۔ یہ لازم نہیں ہے کہ اسی وقت وہ توبہ کر لیں لیکن اصلاح کی طرف میلان ضرور رکھتے ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ چونکہ عالم الغیب ہے اور دل کی گہرائیوں پر نظر رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ میرے کون سے بندے نیک فطرت اور سعید ہیں اور گناہوں میں ملوث ہونے کے باوجود بچی شرمندگی کا احساس رکھتے ہیں۔ وہ اس علم کے باوجود ان کو بخش دیتا ہے کہ پھر بھی گناہ کریں گے اور پھر بھی گناہ کریں گے لیکن بالآخر وہ نیک انجام ہوتے ہیں۔ ان میں اور دوسرے لوگوں میں فرق یہ ہے کہ جو گناہوں پر اصرار کرتے ہیں اور ضد کرتے ہیں اور بدتمیزی سے گناہ پر جرات کرتے ہیں وہ ہمیشہ بدانجام کو پہنچتے ہیں۔ لیکن بچی توبہ کرنے والے یا توبہ کرتے رہنے والوں کا انجام ہمیشہ نیک ہوتا ہے۔ پس یہاں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے متعلق فرمایا کہ وہ بہت ہی نفیس طبیعت کا انسان تھا۔ میں نے بغیر شرط کے اس کو بخشا لیکن اس کے دل میں بہت ہی جذبات تشکر پیدا ہوئے اس نے کہا۔ (-) اے خدا! تو نے بڑا احسان کیا ہے جو مجھے بخش دیا ہے۔ اب میں اس کے بدلے توبہ کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی مجرموں کی پشت پناہی نہیں کروں گا۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص 369 تا 375)

خالد نعیم

میرا خاندان

میرے دادا جان چوہدری فتح محمد صاحب نے 1908ء کے اواخر میں بذریعہ خط بیعت کر کے احمدیت قبول فرمائی آپ ضلع ساہیوال میں مختلف قصبات اور دیہات میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات ہوتے رہے۔ اور 1947ء میں مستقل طور پر چک L-12/96 میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ آپ جہاں بھی رہے۔ جماعت سے منسلک رہے۔ جہاں قریب میں جماعت نہ ہوتی وہاں اپنی جماعت بنا لیتے اور اکیلے احمدیوں کو جماعت میں شامل کر لیتے۔ 1923ء میں علاقہ ملکانہ میں بھی شدھی کے خلاف خدمات انجام دیں۔ آپ خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ اگست 1975ء میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ جماعت احمدیہ L-12/93 کے صدر تھے۔ ابتدا میں ہی وصیت کر لی تھی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ وفات کے وقت عمر 82 سال تھی۔

میرے پڑدادا میاں عمر بخش صاحب نے 1924ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر جلسہ سالانہ کے ایام میں بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ آپ اکثر پیدل ہی قادیان جاتے اور وہاں سے لٹریچر سلسلہ یا کوئی کتاب وغیرہ لے آتے اور آنے والوں میں سے پڑھے ہوئے کو وہ کتاب دیتے اور اس سے پڑھواتے تھے۔ موصی تھے۔ 56ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

میرے والد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب عزیز پیدائشی احمدی ہیں۔ چار سال تک قادیان میں تعلیم پائی دوران تعلیم ہی سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے لگے تھے۔ 4 سال کی عمر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی گود میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہے۔ 1942ء میں مجلس خدام الاحمدیہ سرشت پور ضلع ہوشیار پور کے قائد مقرر ہوئے۔ 55ء تا 79ء سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پاکپتن رہے۔ اس دوران جنرل سیکرٹری کا کام بھی کیا۔ کچھ عرصہ مہتمم عمومی ضلع ساہیوال بھی رہے۔ 67ء تا 74ء جماعت احمدیہ پاکپتن کے امیر رہے۔ اور مجلس انصار اللہ کے زعیم 57ء تا 59ء مجلس خدام الاحمدیہ پاکپتن کے قائد بھی رہے۔ وہاں سے کراچی چلے گئے۔ اور وہاں پر مجلس انصار اللہ ڈرگ روڈ کے اور پھر ڈرگ کالونی کے منتظم رہے۔ جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کے سیکرٹری وقف جدید اور جماعت احمدیہ ڈرگ کالونی کے سیکرٹری تحریک جدید رہے۔ اور مجلس انتخاب کے ممبر بھی رہے۔ آج کل رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیں۔ اور جماعت کے صدر ہیں اور مجلس انصار اللہ کے زعیم۔

میرے چچا چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد کشمیر میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں خدمت خلق کا جذبہ بہت ہے۔ ان کے اکلوتے بیٹے برادرم عبدالقدیر نے ساہیوال کیس میں ملوث ہونے کے باعث قریباً 10 سال تک قید کی سزا کاٹ کر اسیر راہ مولیٰ کا اعزاز پایا۔

میرے پھوپھا چوہدری نور احمد صاحب زمیندار میرپور خاص لمبے عرصہ تک سیکرٹری مال جماعت میرپور خاص رہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے انہیں امیر ضلع تھرپارکر مقرر فرمایا نیز مقامی جماعت کے بھی امیر رہے ہیں۔

میرے نانا حکیم یوسف علی صاحب نے 28ء میں بیعت کی۔ 52ء میں رجانہ آگئے اور اپنی جماعت بنالی۔ جس کے آخر دم تک صدر رہے۔ 91ء میں وفات پائی۔

میرے بڑے ماموں چوہدری رشید احمد صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر نے جماعت احمدیہ رجانہ کے صدر کی حیثیت سے 2 سال تک باحسن خدمات سرانجام دیں۔ آپ کچھ عرصہ زعیم انصار اللہ بھی رہے۔ اور سیکرٹری مال کا کام بھی کرتے رہے۔

(صاحب ایمان) اور نیک مرد وہی ہیں جو بیماری' غریبی میں نافرمان نہیں ہوتے۔ مقدمات میں سچائی کو ہاتھ سے نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں متقی کرے۔ جس قدر مجلس میں بیٹھے ہیں علاوہ اس سے راضی ہو اور ناراض نہ ہو۔ تم بھی خدا تعالیٰ سے راضی ہو اور وہ دستگیری کرے۔ کبھی اس کا شکوہ نہ کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا میں پاکستانی فوجی؟

پاکستان نے گزشتہ روزان رپورٹوں کی تردید کی کہ داغستان کی ریپبلک میں جن باغی چیچنیوں نے کئی لوگوں کو یرغمالی بنا رکھا ہے ان میں پاکستان کا بھی ہاتھ ہے انہوں نے کہا کہ وہاں کسی پاکستانی کی موجودگی کا وزارت خارجہ کو ہرگز علم نہیں ہندوستان کی ٹیلی ویژن زی اور ایک بیرونی ملک کی براڈ کاسٹنگ سروس نے منگل کے دن کہا تھا کہ روس صدر بورس یلسن اور ان کے وزیر خارجہ نے کرائے کے فوجیوں کو جو پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں برا بھلا کہا ہے یعنی ان کی مذمت کی ہے یہ لوگ ان کے خیال میں نہ صرف پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ ایران سے بھی ان کا تعلق ہے اور وہ چیچن باغیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ ماسکو میں ہمارے سفارت خانے نے اس خیالی بات کی تردید کی ہے وزارت خارجہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اسلام آباد چاہتا ہے کہ ماسکو کے ساتھ اس کے اچھے روابط ہوں اور امن وامان کی فضاء میں چیچن مسئلہ حل کیا جاسکے انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان یہ سمجھتا ہے کہ چیچن کا مسئلہ روس کا اندرونی مسئلہ ہے روس ہماری پالیسی سے بخوبی واقف ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم کسی ایسی بات کو جس کا تعلق دہشت گردی یا بغاوت سے ہو برداشت نہیں کرسکتے اور کسی دوسرے ملک کے معاملات میں ہم کسی طرح بھی مداخلت نہیں کرتے کہا جاسکتا ہے کہ یہ افواہ ہندوستانی ٹیلی ویژن نے پاکستان اور ایران کو بدنام کرنے کے لئے گھڑی ہو کیونکہ اگر پاکستان نے کوئی فوجی وہاں بھیجے ہوں تو اسے اس بات کا علم ہونا چاہئے لیکن پاکستان نے اس کی شدت سے تردید کی ہے۔

OOO

ہندوستان پاکستان تعلقات کا مسئلہ

محترمہ بے نظیر بھٹو نے بدھ کے روز جاپان کے وزیر خارجہ کو بتایا کہ جہاں تک ہندوستان اور پاکستان کے بہتر تعلقات کا سوال ہے کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کشمیر کے جھگڑے کی وجہ سے حالات بہتر نہیں ہونے دیتا اس کے جواب میں جاپان کے وزیر نے کہا کہ جب بھی ہندوستانی لیڈروں سے ملنے کا موقع ملا وہ انہیں پاکستانی جذبات اور خیالات سے آگاہ کردے گا یہ بات پاکستان کے وزیر خارجہ کے دفتر کے ایک نمائندے نے جاپانی وزیر خارجہ سے ملاقات کے بعد بتائی یہ وزارت خارجہ کا نمائندہ پہلا شخص تھا جو محترمہ بے نظیر بھٹو کے جاپان پہنچنے پر ان سے صبح کے وقت ملا جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں محترمہ بے نظیر بھٹو چار دن کے دورے کے لئے جاپان گئی ہیں نمائندہ موصوف نے بتایا کہ دونوں رہنماؤں نے بڑی تفصیلی گفتگو کی جس میں ایک دوسرے کے ملک کے حالات کے متعلق علاقے اور عالمی حالات پر گفتگو کی اور خاص طور پر اقتصادی تعاون پر انہوں نے کہا کہ تین بڑے بڑے مسائل تھے جن کے متعلق گفتگو کی گئی کشمیر۔ ایٹمی اسلحہ کا عدم پھیلاؤ اور افغانستان۔ دونوں رہنماؤں نے ایک دوسرے کے خیالات اور جذبات کو سراہا اور دونوں نے ہم آہنگی کا مظاہرہ کیا نمائندے موصوف نے یہ بھی بتایا کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کشمیر کے متعلق اپنی پالیسی کا اعادہ کیا اور کہا کہ وہ ہندوستان سے گفت وشنید کے لئے تیار ہے لیکن اس گفت وشنید میں کشمیر کا مسئلہ ضرور شامل ہونا چاہئے۔

OOO

امریکی اور جاپانی سفارت کاروں کو چین سے نکلنے کا حکم

چین نے امریکہ اور جاپان کے دو دو ملٹری اتاشیوں کو اس لئے نکل جانے کا حکم دیا ہے کہ وہ دونوں چین کے خلاف جاسوسی کرتے تھے اور بعض فوجی علاقوں کی تصویریں اتار رہے تھے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ دو دفعہ ایسے علاقوں میں گئے۔ جو فوجی زون میں ہیں اور جہاں جانے کی ممانعت ہے اور وہاں جاکر انہوں نے تصاویر اتاریں اور شائد بعض لوگوں سے باتیں کرکے راز بھی حاصل کرنے کی کوشش کی چین کا کہنا ہے کہ ان کے پاس یقینی شواہد موجود ہیں کہ یہ لوگ جان بوجھ کر وہاں گئے اور انہوں نے وہاں جانے کے لئے باقاعدہ سکیم بنائی ہوئی تھی۔ دونوں ملکوں کی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ ان دونوں سفارت کاروں کو فوری طور پر ملک سے نکال دیا جائے کیونکہ انہوں نے نہایت شدید غلطی کی ہے۔

OOO

بھارت کے سیاستدانوں کا کرپشن سکینڈل

بھارت کی تاریخ کے بدترین رشوت سکینڈل میں حکومت اور اپوزیشن کے اتنے بڑے بڑے رہنما ملوث ہونے کی خبر سامنے آئی ہے جس نے بھارتی سیاست کے ایوانوں میں تہلکہ مچادیا ہے۔

بھارت کے تین مرکزی وزراء مادھوراؤ سندھیا' بلرام جاکھڑ اور ودیا چرن شکلا نے رشوت کے سکینڈل میں ملوث کئے جانے پر چند روز قبل استعفیٰ دے دیا تھا۔

بھارت کے اخبار سٹیٹسمین نے سریندر جین نامی ایک شخص کی خفیہ ڈائری شائع کی ہے جس میں ان افراد کے ناموں کے ساتھ ان کو دی جانے والی رشوت کی تفصیلی دی گئی ہے۔ یہ رقوم لاکھوں اور کروڑوں تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس ڈائری میں کم از کم سات وزراء کے نام درج ہیں۔ اس طرح سے بھارت کی مرکزی کابینہ کے مزید 4 وزراء رشوت کے اس سکینڈل میں ملوث ہیں جس نے سارے بھارت کی سیاست میں زلزلہ برپا کر دیا ہے۔ مرکزی تفتیشی ادارے سی بی آئی کی ابتدائی تفتیش کے مطابق ان سب لوگوں کے خلاف رشوت وصول کرنے کی قابل اعتماد شہادتیں موجود ہیں۔ مرکزی تفتیشی ادارے کے مطابق رشوت لینے والوں میں مجموعی طور پر 115 بیورو کریٹ اور سیاستدان شامل ہیں۔

OOO

بنگلہ دیش کا سیاسی بحران

بنگلہ دیش میں اپوزیشن نگران وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء کے خلاف ایجی ٹیشن میں مصروف ہے۔ اور حکومت 15- فروری کو ہونے والے عام انتخابات کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے۔ اپوزیشن نے انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ بائیکاٹ اس مطالبے پر کیا جا رہا ہے کہ نگران وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء اپنے عہدے سے استعفیٰ دیں اور کسی غیر جانبدار نگران وزیر اعظم کی نگرانی میں عام انتخابات کروائے جائیں۔

بنگلہ دیش میں الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ 15- فروری کو ہونے والے عام انتخابات میں حصہ لینے کے لئے بی این پی سمیت دس سیاسی جماعتوں اور آزاد امیدواروں نے بڑی تعداد میں کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ جن میں حکمران بی این پی کے علاوہ تمام چھوٹی جماعتیں ہیں۔ اب تک 300 نشستوں میں سے 4 پر حکمران جماعت کے امیدوار بلامقابلہ منتخب ہو چکے ہیں کیونکہ ان کے مقابلے پر اور کسی امیدوار نے کاغذات جمع نہیں کروائے تھے۔ جمعرات کو کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کا آخری دن تھا۔

حزب اختلاف کی جماعتوں نے جمعرات کو عام ہڑتال کی بھی کوشش کی لیکن اسے اس میں زیادہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی اور الیکشن کمیشن کے عملے نے پولیس اور نیم فوجی دستوں کی حفاظت میں کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کا کام مکمل کرلیا۔

حزب اختلاف کی رہنما اور بنگلہ دیش کے سابق وزیر اعظم شیخ مجیب الرحمٰن کی صاحبزادی شیخ حسینہ واجد نے عوام سے اپیل کی ہے وہ 15 فروری کے انتخابات میں حصہ نہ لیں۔ اور اس روز ووٹ ڈالنے سے اجتناب کیا جائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکمران بی این پی ملک میں ایک پارٹی انتخابات کرانا چاہتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حزب اختلاف حکومت کو ایسا کرنے سے روک دے گی۔

OOO

حزب اللہ کی طرف سے یوم سیاہ

مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے خلاف برسرپیکار مجاہد تنظیم حزب اللہ نے 26- جنوری کو بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر یوم سیاہ بھرپور طریقے سے منانے کا اعلان کیا ہے۔ حزب اللہ نے کہا ہے کہ اس روز قابض بھارتی فوج کے ٹھکانوں پر بھرپور حملے کئے جائیں گے۔ تنظیم کی طرف سے جاری کئے گئے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حزب اللہ نے عسکری کارروائیوں کو موثر اور کامیاب بنانے کے لئے شہید جتھوں کی تشکیل دے دی گئی ہے۔ اور 26- جنوری کو بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر بھارتی قابض فوجوں کے خلاف یوم سیاہ منانے کا اعلان کیا ہے۔ تمام عمارتوں' مکانوں اور بجلی کے کھمبوں پر سیاہ جھنڈے لہرائے جائیں گے۔ اور شام کے وقت پوری وادی میں قابض فوجیوں سے نفرت کے اظہار کے لئے مکمل "بلیک آوٹ" کیا جائے اور شہری اپنے اپنے گھروں کی بجلیاں بند کردیں گے۔

"تنظیم کے کمانڈروں نے اپنے ایک اجلاس میں بھارتی یوم جمہوریہ کے موقع پر بھارتی قابض افواج کے ٹھکانوں پر حملے کرنے کے لئے منصوبہ بندی کرلی ہے۔ اور جدید ہتھیاروں سے لیس "شہیدی جتھے" مشن پر روانہ کردیئے گئے ہیں۔

حزب اللہ نامی اس تنظیم کا کہنا ہے کہ کشمیر کے عوام 26- جنوری کو یوم سیاہ مناکر ثابت کردیں گے کہ وہ کشمیر کی آزادی اور بھارتی فوج کے وادی کشمیر سے مکمل انخلا تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

OOO

امداد طلباء

مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

O شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات وصدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بجھوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بجھوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30382 میں عفت نسرین زوجہ ارشاد احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد نواب شاہ ضلع نواب شاہ سندھ حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی 182 گرام مالیتی 00-69160 روپے (2) زیورات چاندی کا سیٹ وزنی 40 گرام مالیتی سات سو روپے (3) حق مہر دس ہزار روپے کل جائیداد اناسی ہزار آٹھ سو ساٹھ روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عفت نسرین آف نواب شاہ حال رحیم منزل 5/51 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 ارشاد احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر 28015 گواہ شد نمبر2 محمد اختر وصیت نمبر 27469۔

مسل نمبر 30383 میں رشیدہ بیگم زوجہ صوبیدار محمد شریف قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-1-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر پندرہ صد روپے (2) زیورات طلائی اڑھائی تولہ مالیتی گیارہ ہزار دو سو پچاس روپے (3) سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے کل جائیداد مالیتی تیرہ ہزار سات سو پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم ساکن مانگا P.O پھلورہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر2 ظفر اقبال پسر موصیہ۔

مسل نمبر 30384 میں بشریٰ لطیف زوجہ لطیف احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 20 تولہ مالیتی 80 ہزار روپے اور حق مہر پانچ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 350 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ لطیف 245-1-A ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر1 صوبیدار عبدالرشید وصیت نمبر 24719 گواہ شد نمبر2 خالد محمود بھٹی وصیت نمبر 11102۔

مسل نمبر 30385 میں شاہدہ خالد بنت خالد محمود بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-6-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد بینک میں جمع۔/20000 روپے اور زیورات طلائی سوا پانچ تولہ مالیتی۔/21000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد صاحب محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہدہ خالد A-649 سیکٹر A-1 ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر1 صوبیدار عبدالرشید خان وصیت نمبر 24719 گواہ شد نمبر2 خالد محمود بھٹی وصیت نمبر 11102 والد موصیہ۔

مسل نمبر 30386 میں نسیم بیگم زوجہ غلام مصطفیٰ محسن صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 342-گ-ب حال پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-2-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر۔/5000 روپے۔ 2۔ نقد رقم۔/3000 روپے۔ 3۔ زیور طلائی 3 تولہ مالیتی۔/13800 روپے۔ اور سلائی مشین مالیتی۔/1000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/22800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیم بیگم صاحبہ زوجہ غلام مصطفیٰ محسن گلی نمبر 8 محلہ کوثر آباد پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر1 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 26276 گواہ شد نمبر2 محمد صدیق وصیت نمبر 15713۔

مسل نمبر 30387 میں فہمیدہ ناصرہ زوجہ ڈاکٹر کرشن احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ حال گوجرانوالہ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/6000 روپے۔ اور طلائی زیورات بائیس تولہ۔/88000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فہمیدہ ناصرہ 77۔ میڈیکل کالونی B.R گوجرانوالہ کینٹ گواہ شد نمبر1 انجینئر محمد لطیف وصیت نمبر 24460 گواہ شد نمبر2 منصور احمد مبارک وصیت نمبر 27027۔

مسل نمبر 30388 میں محمد داؤد احمد ولد ڈاکٹر کرشن احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-9-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ گھڑی مالیتی۔/400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد داؤد احمد آف شیخوپورہ حال مکان نمبر E-249 گلی نمبر 8 گوجرانوالہ کینٹ گواہ شد نمبر1 انجینئر محمد لطیف وصیت نمبر 24460 گواہ شد نمبر2 منصور احمد مبارک وصیت نمبر 27027۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

”کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت ”کفالت یکصد یتامیٰ“ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد ”کفالت یکصد یتامیٰ“ میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت ”کفالت یکصد یتامیٰ“ سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت ایم کیو ایم سے مفاہمت کے لئے تیار ہے- وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کابینہ کے فیصلوں سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ کراچی کے مسئلے پر تمام سیاسی جماعتوں سے مذاکرات کے لئے دروازے کھلے ہیں- کابینہ نے دہشت گردی کے خاتمہ اور ملزموں کو گرفتار کرنے کے سلسلے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا- وفاقی کابینہ نے لاہور میں ائرپورٹ پر نئے ٹرمینل کمپلکس کی تعمیر کی منظوری دے دی-

○ وفاقی وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ لاہور میں بم دھماکوں کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ دھماکے کون کرا رہا ہے-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے مسلم لیگ (ن) کے اسیر رکن قومی اسمبلی شیخ رشید کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں لانے کا حکم دیا ہے- اس سے پہلے اس قسم کے احکام کو حکومت نے تسلیم نہیں کیا تھا-

○ حکومت نے مسلم لیگ (ن) ایم ایس ایف' سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کے سرگرم رہنماؤں اور کارکنوں کو تین تین ماہ کے لئے نظر بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے اسی کے تحت ان پارٹیوں کے مختلف رہنماؤں کے گھروں پر چھاپے مارنے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے-

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ ہم کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر سندھ کا ساتھ دیں گے- انہوں نے کہا کہ وسائل کی تقسیم منصفانہ نہ ہوئی تو صوبوں کے پاس تنخواہیں دینے کے پیسے بھی نہیں بچیں گے-

○ بہاولپور ہائی وے پر حاصل پور کے قریب ایک پولیس گاڑی پر حملہ کر کے سات قیدیوں اور تین سپاہیوں کو ہلاک کر دیا گیا- پولیس ان قیدیوں کو گاڑی میں لے کر پیشی کے لئے انسداد دہشت گردی کی عدالت بہاولنگر لے جا رہی تھی کہ اڈہ کٹاریاں چیک پوسٹ کے قریب دو کار سواروں نے فائرنگ کر کے ٹائر پھاڑ دیئے اور گاڑی کے اندر داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ کر دی- اچانک حملے سے پولیس ملازمین سنبھل نہ سکے- چار پولیس ملازمین شدید زخمی ہوئے- ڈپٹی کمشنر بہاولپور نے انکوائری کا حکم دے دیا ہے-

○ حکومت امن و امان کی بحالی کے لئے نجی سیکیورٹی ایجنسیوں کی خدمات حاصل کرے گی- یہ ایجنسیاں نظر نہ آنے والے انتظامات کریں گی- بڑے شہروں کے اہم مقامات پر سادہ پوش اہلکار تعینات کئے جائیں گے- دہشت گردی اور تخریب کاری کے واقعات کے پیش نظر مختلف اداروں اور ایجنسیوں کی خدمات کا نیا نظام وضع کر لیا گیا-

○ اڈیالہ جیل میں شیخ رشید اور شہباز شریف کے ساتھ ملاقاتوں پر پابندی عائد کرنے کے باعث پیر کے روز سینٹ میں زبردست ہنگامہ آرائی ہوئی- وزیر داخلہ نے اسے صوبائی معاملہ قرار دیا جس پر اپوزیشن نے ایوان سے علامتی واک آؤٹ کیا- اس موقع پر اے این پی کے مسٹر اجمل خٹک اور وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کے درمیان تند و تیز جملوں کا تبادلہ ہوا- دونوں نے ایک دوسرے کا کچا چٹھا کھول دینے کی دھمکیاں دیں-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ میں نے بہت مہلت دے دی ہے- جرائم کنٹرول نہ کرنے والے پولیس حکام کو برداشت نہیں کیا جائے گا- وزیر اعظم نے سنگین وارداتوں کا سختی سے نوٹس لیا ہے- وزیر اعلیٰ نے فرقہ وارانہ دہشت گردی قتل اور دھماکوں میں ملوث افراد کو پکڑنے کی ہدایت کی ہے- پنجاب کابینہ کے رکن مسٹر اکرام ربانی کو علماء سے از سر نو رابطہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے-

○ افغانستان میں صدر ربانی نے یکطرفہ جنگ بندی کا اعلان کر دیا ہے- وائس آف امریکہ نے کابل ریڈیو کے حوالے سے بتایا ہے کہ ربانی حکومت نے مخالف فریقوں سے کہا ہے کہ وہ لڑائی بند کر دیں اور کابل کی طرف آنے والی سڑکیں کھول دے-

○ پنجاب میں 21 روز میں 1700 قتل 297 ڈاکے اور دھماکے اور 34 خواتین کو بے آبرو کر دیا گیا- یہ بات پاکستان مسلم لیگ پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات بن یامین رضوی نے صوبے میں بدامنی کی سنگین صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ سب سے بڑے صوبے کو بیوٹی بکس اٹھانے والوں کے سپرد کر دیا گیا ہے- انہوں نے وزیر اعلیٰ اور گورنر سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا-

○ وزیر اعظم نے وزرائے اعلیٰ کو بھی ڈیوٹی فری مرسیڈیز کاروں کی درآمد کی اجازت دے دی ہے-

○ فیصل آباد میں سکول جانے والی دو نو عمر بچیوں کی ہلاکت کے بعد سارا شہر سراپا احتجاج بن گیا- پورے شہر میں ہڑتال ہوئی- گرلز سکول بند کر دیئے گئے- لوگ سڑکوں پر نکل آئے کئی جگہوں پر مظاہرے کئے گئے- مشتعل نوجوانوں نے ٹائر جلا کر ٹریفک بلاک کر دی- پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے جس نے قتل کا اعتراف کر لیا-

○ امریکہ چکوال کے زلزلہ پیمائی کے مرکز کے لئے حساس آلات ستمبر سے پہلے پاکستان پہنچا دے گا- یہ معاملہ ایٹمی تجربات کی روک تھام کے عالمی معاہدے سے قبل طے پا جائے گا-

○ ڈاکوؤں نے ڈسکہ کے قریب یہ کہتے ہوئے کہ "مہنگائی ہے کیا کریں" 4- گھر اور دو بسیں لوٹ لیں-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ جرم ہوتے ہی علاقے کے ایس پی اور اہلکار کا تبادلہ کر دیں گے- سیاسی مصلحتیں بالائے طاق رکھ دی گئی ہیں اب کسی طالب علم تنظیم کو قانون شکنی کی اجازت نہیں دی جائے گی- انہوں نے کہا کہ آئندہ مہلت نہیں دیں گے- ایس پی سمیت تمام اہلکاروں کے خلاف انضباطی کارروائی بھی کی جائے گی- پولیس حکام کو وارننگ دے دی گئی-

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ اگر پاکستان میں بھائی بھائی کا گلا کاٹتا رہا تو بھارت کو حملے کی ضرورت نہیں پڑے گی- انہوں نے کہا کہ بھارت کا ایٹم بم صرف پاکستان نہیں بلکہ اسلامی ممالک بالخصوص خلیجی ریاستوں پر بالادستی حاصل کرنے کے لئے ہے-

○ امن و امان کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے انتظامیہ اور پولیس کی "نائٹ پیٹرولنگ" شروع کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے- گورنر ہاؤس میں ہونے والے اعلیٰ اجلاس میں بتایا گیا کہ ورلڈ کپ کے پیش نظر وزیر اعظم امن و امان کی صورت حال کو فول پروف بنانا چاہتی ہیں-

○ کاہنہ کی سی آئی اے نے 6 ڈاکوؤں کو گرفتار کر کے ڈیڑھ کروڑ روپے کی مسروقہ ویگنیں اور کاریں برآمد کر لیں- بھاری مقدار میں اسلحہ بھی پکڑا گیا-

○ ایم کیو ایم کے سینیٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ ہم نے حکومت سے عام معافی نہیں مانگی بلکہ مہاجروں کا قتل عام بند کرنے کی اپیل کی ہے- یہ قتل عام وزیر داخلہ نہیں کسی اور "شخصیت" کی ہدایت پر ہو رہا ہے مذاکرات کا سلسلہ بظاہر ختم ہو چکا ہے- گزشتہ روز اتنا بڑا پولیس مقابلہ ہوا لیکن کسی سپاہی کو خراش تک نہیں آئی- کراچی کے حالات پہلے بھی خراب تھے- البتہ نواز الطاف ملاقات کے بعد مہاجروں کے قتل عام میں شدت آگئی ہے-

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات کار (21 جنوری تا 22 فروری 96)
دارالیمن صبح 8½ بجے تا 10½ بجے
رحمت بازار صبح 11 بجے تا 4 بجے شام

پلاٹ برائے فروخت
دارالعلوم غربی 10 مرلے باموقعہ
رابطہ: 0092-4524-211-248

مبارک ایام میں
کیور ہومیو کلینک ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کے اوقاتِ کار
صبح 9 بجے تا سہ پہر 4.55 بجے

قسم سے جدید اور روایتی زیورات تیار کرانے کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

بابرکت ایام میں اوقات
22 جنوری تا 21 فروری 1996
صبح 8 بجے تا شام 4 بجے
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ
فون: 212399

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
اوقات کار
صبح 9 بجے تا 4 بجے شام
مطب ناصر دواخانہ ربوہ
فون نمبر
04524 - 212434

اکسیر موٹاپا 30/- | ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا 20/- | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- | زد جام عشق 600/- | اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- | سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659